سوال

ت فیصلہ کی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے :

-اَم عَلٰی قُلُوبٍ اَقفَالُهَآ

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عقل ہی سے پرکھنا چاہیے ۔ اگر خدانخواستہ قرآن مجید کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے یا ہم اسے اپنی عقل کے خلاف سمجھیں تو فیصلہ کی کیا صورت ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہیں ۔ ایک یہ کہ سمجھ میں نہ آئے ۔ ایک یہ کہ عقل کے خلاف ہو۔ سمجھ میں نہ آنے سے کسی چیز کا انکار نہیں ہوسکتا ۔ اس کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ موجود ہے

نس39

انہوں نے اس چیز کو جھٹلا دیا جس کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا ۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے ہم روح کو جھٹلا دیں ۔ صرف اس کی بناء پر کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں ۔ تو یہ بالکل غلط ہے ۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا انکار عقل کی کمزوری ہے ۔

ال یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی بات عقل کے خلاف ہو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی کمزوری سے کسی بات کو اپنی عقل کے خلاف سمجھ لیتا ہے اور واقعہ میں وہ عقل کے خلاف نہیں ہوتی ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کفار کہتے تھے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہڈی بوسیدہ ہو کر خاک میں مل جائے اور پھر وہ

قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ --سورۃ یس78

ان کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے۔ جس حالت میں کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں''

ر کوئی بات ہر ایک کی عقل کے خلاف ہو تو اس کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر قرآن مجید میں کوئی ایسی بات نہیں ۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص197

محدث فتویٰ